

زکوٰۃ کے مسائل بیان کریں

زکوٰۃ کے بنیادی مسائل

1. زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط:

مسلمان ہونا۔

آزاد ہونا (غلام پر فرض نہیں)۔

صاحبِ نصاب ہونا (مخصوص مقدار کی مالدار)۔

مال پر ایک قمری سال کا گزر جانا۔

مال قابلِ زکوٰۃ ہونا (مثلاً: سونا، چاندی، مالِ تجارت، نقدی، زرعی پیداوار، مویشی وغیرہ)۔

2. نصاب کیا ہے؟

سونا: ساڑھے سات تولہ (87.48 گرام)۔

چاندی: ساڑھے باون تولہ (612.36 گرام)۔

یا اس کے برابر نقدی یا مالِ تجارت۔

3. زکوٰۃ کی شرح:

عمومی مال (سونا، چاندی، نقدی، مالِ تجارت): 2.5%۔

زرعی پیداوار پر شرح مختلف ہے (اگر بغیر محنت کے ہو تو 10%، اگر محنت سے ہو تو 5%)۔

4. کن مالوں پر زکوٰۃ فرض ہے؟

سونا، چاندی۔

نقد رقم (کسی بھی کرنسی میں)۔

مالِ تجارت (کاروباری مال)۔

بعض مویشی (اونٹ، گائے، بکریاں - مخصوص تعداد کے بعد)۔

زرعی پیداوار

فضائل و آداب بائیں کریں k قرآن ،

قرآن کریم کے فضائل

1. قرآن اللہ کا کلام ہے۔

قرآن اللہ تعالیٰ کا وہ پاکیزہ کلام ہے جسے جبریل علیہ السلام کے ذریعے نبی اکرم ﷺ پر نازل کیا گیا۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَإِنَّهُ لَنَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ، عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ

بے شک یہ رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، اسے روح الامین (جبریل) لے کر آئے ہیں،
"آپ کے دل پر تاکہ آپ خبردار کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔"

(سورة الشعراء، 192:26-194)

2. قرآن ہدایت کا ذریعہ ہے۔

قرآن مجید سراسر ہدایت ہے، جیسا کہ فرمایا

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

"متقیوں کے لیے ہدایت ہے۔"

(سورة البقرة، 2:2)

3. قرآن پڑھنے والے کو بلند درجات ملیں گے۔

نبی ﷺ نے فرمایا

يُقَالُ لِمَا أَقْرَأَ وَارْتَقَى وَرَتَّلَ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرُؤُهَا

قرآن والے سے کہا جائے گا: پڑھتے جاؤ اور بلندی حاصل کرتے جاؤ، جس آیت پر تمہاری تلاوت
"رکے گی، وہی تمہاری منزل ہوگی۔"

(سنن ابوداؤد: 1464)

قرآن کریم کے آداب

1. قرآن کو پاکیزگی سے چھونا۔
قرآن کو بغیر وضو کے چھونا جائز نہیں۔

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ
"اسے صرف پاک لوگ ہی چھوتے ہیں۔"
(سورة الواقعة، 56:79)

2. قرآن کی تلاوت ادب اور خشوع کے ساتھ۔
اللہ کا کلام سمجھ کر، عاجزی سے پڑھنا چاہیے۔

جلد بازی اور لاپرواہی سے نہیں پڑھنا۔

اللہ نے فرمایا:

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا
"اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر خوب پڑھو۔"
(سورة المزمل، 73:4)

3. قرآن کی تلاوت سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھنا۔

یعنی

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

اور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

پڑھ کر تلاوت شروع کرنا۔

رمضان کے روزے کی متعلق مختلف مسائل بیان کریں

1. روزہ فرض ہونے کا حکم۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ"
(البقرہ: 183)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بنو۔"

یعنی رمضان کے روزے ہر مسلمان، عاقل، بالغ، مقیم اور قادر پر فرض ہیں۔

2. روزہ نہ رکھنے کے عذر

:بعض لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، مگر بعد میں قضا لازم ہے

بیمار: اگر روزہ رکھنے سے بیماری بڑھنے کا خطرہ ہو۔

مسافر: جو شرعی سفر پر ہو۔

حائضہ اور نفاس والی عورت: وہ روزے بعد میں قضا کرے گی۔

بوڑھا یا دائمی مریض: جو کبھی بھی روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو، وہ فدیہ دے (یعنی ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے)۔

:قرآن میں فرمایا

"...فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ..."

(البقرہ: 184)

"ترجمہ: "پس تم میں سے جو بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔"

3. روزہ توڑنے والے اعمال

:ایسے اعمال جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(کھانا، پینا یا دوائی لینا (جان بوجھ کر

(جماع کرنا (روزے کی حالت میں

(قے کرنا (جان بوجھ کر

حیض یا نفاس کا خون آنا

(انجکشن یا ڈرپ کے ذریعے غذا لینا (اختلاف ہے، احتیاطاً بچنا چاہیے

قرآن حدیث کی روشنی میں ناخنوں کے متعلق تفصیل سے بیان کریں

قرآن مجید میں ناخنوں کا ذکر

قرآن مجید میں ناخنوں کا براہ راست ذکر کسی آیت میں نہیں آیا، لیکن طہارت (صفائی) اور فطرت کے امور پر زور دیا گیا ہے، جن میں ناخنوں کی صفائی بھی شامل ہے۔

مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

"بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"
(سورة البقرة، 2:222)

یہ آیت عمومی طہارت پر زور دیتی ہے، جس میں ناخنوں کی صفائی اور کٹائی بھی داخل ہے۔

احادیث مبارکہ میں ناخنوں کے بارے میں احکام

:رسول اللہ ﷺ نے ناخنوں کے متعلق واضح ہدایات دی ہیں

1. ناخن کاٹنے کی تاکید

:نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

خمس من الفطرة: الختان، والاستحداد، ونتف الإبط، وتقليم الأظفار، وقص الشارب

پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال مونڈنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا
"اور مونچھوں کو پست کرنا۔"

(صحیح بخاری: 5889، صحیح مسلم: 257)

یعنی ناخن کاٹنا فطری صفائی کا حصہ ہے۔

2. ناخن نہ کاٹنے کی زیادہ مدت

:آپ ﷺ نے فرمایا

وَلَا تَتْرُكُ الشَّارِبَ وَلَا تُطِيلُ الْأَظْفَارَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً

"ہم (مونچھیں) اور ناخن چالیس دن سے زیادہ بڑھنے نہ دیتے تھے۔"

(صحیح مسلم: 258)

یعنی زیادہ سے زیادہ چالیس دن میں ناخن کاٹنا ضروری ہے۔

3. ناخنوں کی صفائی کا مقصد:

ناخن لمبے ہونے سے ان میں میل کچیل جمع ہو جاتا ہے، جو نہ صرف ظاہری گندگی ہے بلکہ صحت کے لیے بھی نقصان دہ ہے۔ اس لیے اسلامی تعلیمات صفائی پر زور دیتی ہیں۔

قضا نمازوں کے متعلق قرآنی آیت اور احادیث بیان کریں

1. قرآن مجید سے

:اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا

"ترجمہ: "بے شک نماز مؤمنوں پر وقت مقررہ کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔
(سورة النساء، آیت 103)

اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نماز وقت پر ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی وجہ سے نماز چھوٹ جائے تو اسے بعد میں ادا کرنا (قضا کرنا) لازم ہے، تاکہ یہ فرض ادا ہو جائے۔

2. احادیث مبارکہ سے

:الف) قضا نماز کا حکم

:حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جس کسی کی کوئی نماز نیند یا بھول کی وجہ سے رہ جائے، تو جب یاد آئے اسی وقت اسے پڑھ۔
"لے۔ اس کا کفارہ یہی ہے۔
(صحیح بخاری: 597، صحیح مسلم: 684)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اگر کوئی نماز رہ جائے (چاہے نیند یا بھول کی وجہ سے)، تو یاد آتے ہی اس کی قضا ضروری ہے۔

:ب) قضا نماز کا واقعہ

صحیح احادیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سفر میں تھے اور فجر کی نماز نیند کی وجہ سے رہ گئی۔ جب بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً جماعت سے نماز ادا کی۔

"پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اذان کہی گئی اور جماعت سے نماز ادا کی گئی۔"

(صحیح بخاری: 595)

یہ عمل بھی قضا نماز کے جواز اور اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

(ج) جان بوجھ کر نماز چھوڑنے پر وعید:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"جو شخص نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دے اس کا اللہ اور اس کے رسول سے کوئی تعلق نہیں۔"
(مسند احمد: 22428)

یہ حدیث نماز کی عظمت اور اس کی بروقت ادائیگی کی سخت تاکید کرتی ہے۔ جان بوجھ کر چھوڑنے پر سخت وعید ہے، اور چھوٹ جانے پر قضا ادا کرنا لازم ہے۔

خلاصہ:

نماز وقت پر پڑھنا فرض ہے۔

اگر نیند، بھول یا کسی مجبوری کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے تو فوراً پڑھنی چاہیے۔

جان بوجھ کر چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔

قضا نمازوں کو ترتیب سے ادا کرنا بہتر ہے، مگر جس وقت یاد آئے، جلدی ادا کرنا ضروری ہے۔

غسل کی سنتیں اور فرض بیان کریں

:غسل کے فرائض

(یعنی اگر یہ ادا نہ کیے جائیں تو غسل نہیں ہوگا)

:پورے بدن پر پانی بہانا

جسم کے ہر حصے پر پانی اس طرح بہانا کہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

:کلی کرنا

اچھی طرح منہ کے اندر پانی گھمانا تاکہ پورا منہ دھل جائے۔

:ناک میں پانی ڈال کر نرم ہڈی تک پہنچانا

ناک کے اندر اچھی طرح پانی ڈالنا تاکہ نرم ہڈی تک پانی پہنچ جائے۔

نوٹ: یہ تین فرض (پورے جسم پر پانی بہانا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا) فقہ حنفی کے مطابق غسل کے ضروری فرائض میں شامل ہیں۔

:غسل کی سنتیں

(یعنی ان پر عمل کرنا افضل اور باعث ثواب ہے)

غسل سے پہلے نیت کرنا (کہ جنابت یا فرض غسل یا جمعہ کے غسل کے لیے کر رہا ہوں)۔

بسم اللہ پڑھنا۔

پہلے دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھونا۔

ناپاکی کو دور کرنے کے لیے بدن کے ناپاک حصے کو دھونا۔

وضو کرنا (جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے، لیکن اگر غسل کے بعد وضو کرنا ہے تو پاؤں آخر میں دھونا بہتر ہے)۔

پورے جسم پر تین تین مرتبہ پانی ڈالنا۔

دائیں طرف سے غسل کی ابتداء کرنا۔

جسم کے ان حصوں کو اچھی طرح دھونا جہاں پانی جلدی نہ پہنچتا ہو (جیسے بغلیں، کانوں کے پیچھے، انگلیوں کے درمیان، ناک کا اندرونی حصہ وغیرہ)۔

تقدیر کا بیان کے متعلق نوٹ لکھیں

تقدیر کا بیان

تقدیر کا لغوی معنی ہے: ناپ تول کر کسی چیز کا اندازہ کرنا یا کسی چیز کی مقدار معین کرنا۔ شرعی اصطلاح میں، تقدیر سے مراد اللہ تعالیٰ کا ہر چیز کے بارے میں پہلے سے علم رکھنا اور اس کے مطابق ہر چیز کا ایک خاص نظام اور مقدار کے ساتھ طے کرنا ہے۔

اسلامی عقیدے کے مطابق، تقدیر پر ایمان رکھنا ایمان کے ارکان میں شامل ہے۔ قرآن مجید اور احادیث میں تقدیر کے حق ہونے کا بار بار ذکر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے۔" (سورۃ القمر: 49)

تقدیر کی اقسام:

علمی تقدیر: اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتا ہے، جو کچھ ہو چکا، جو ہو رہا ہے اور جو ہونے والا ہے۔

کتابی تقدیر: اللہ نے اپنے علم کی بنیاد پر ہر چیز کو لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے۔

ارادی تقدیر: اللہ کی مشیت اور ارادہ کے تحت ہر کام ہوتا ہے۔

تکوینی تقدیر: اللہ کی قدرت اور تخلیق کے تحت کائنات کا نظام چل رہا ہے۔

تقدیر پر ایمان کے فوائد:

انسان صبر و شکر کا عادی بنتا ہے۔

غم اور خوشی میں اعتدال پیدا ہوتا ہے۔

دل میں سکون اور اطمینان پیدا ہوتا ہے کہ ہر چیز اللہ کی مشیت کے تحت ہے۔

طلاق سے کیا مراد ہے طلاق یافتہ عورت کی عدت کتنی ہوتی ہے

طلاق کا مفہوم:

طلاق سے مراد نکاح کو شرعی طریقے سے ختم کرنا ہے۔ یعنی شوہر اپنی بیوی سے ازدواجی تعلق کو ختم کرنے کے لیے مخصوص الفاظ کے ذریعے نکاح کا بندھن توڑ دیتا ہے۔ یہ اسلام میں ایک سنجیدہ عمل ہے اور آخری حل کے طور پر اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، بغیر کسی ناگزیر مجبوری کے طلاق دینا ناپسندیدہ عمل ہے۔

طلاق یافتہ عورت کی عدت:

طلاق یافتہ عورت کے لیے عدت کی مدت یہ ہے

:اگر عورت حاملہ نہ ہو

تین حیض (یعنی تین مرتبہ حیض آنا اور پاک ہونا)۔
قرآن میں ہے:

"وَالْمُطَلَّاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ"

(سورة البقرہ: 228)

"ترجمہ: "اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔

:اگر عورت حاملہ ہو

تو اس کی عدت بچے کی پیدائش تک ہے۔

قرآن میں ہے:

"وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ"

(سورة الطلاق: 4)

"ترجمہ: "اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کے بچہ جننے تک ہے۔

اگر عورت کو حیض آنا بند ہو چکا ہو (مثلاً بڑھاپے میں) یا
:(ابھی حیض شروع نہ ہوا ہو (چھوٹی بچی

تو ان کی عدت تین قمری مہینے ہے۔

تیمم میں صورتوں میں جائز ہے اور اسکا مسنون طریقہ بیان کریں

:تیمم ان صورتوں میں جائز ہے

:تیمم کے جواز کی صورتیں

پانی نہ ملے: یعنی تلاش کے باوجود پانی موجود نہ ہو۔

:پانی موجود ہو لیکن استعمال نہ کر سکتا ہو

بیماری کی وجہ سے پانی کا استعمال نقصان دہ ہو۔

سردی ایسی شدید ہو کہ پانی استعمال کرنا جان یا صحت کے لیے خطرناک ہو اور گرم پانی کا انتظام نہ ہو۔

پانی اتنا تھوڑا ہو کہ پینے کے لیے درکار ہو: اگر پانی کی ضرورت پینے کے لیے ہو تو وضو یا غسل کے بجائے تیمم کیا جائے گا۔

پانی تک پہنچنے میں خطرہ ہو: راستے میں دشمن، درندہ یا کوئی اور خطرہ ہو۔

پانی خریدنے یا حاصل کرنے پر سخت مشقت یا غیر معمولی خرچ ہو۔

تیمم کا مسنون طریقہ:

نیت کرنا: دل میں نیت کرے کہ میں پاکی حاصل کرنے کے لیے تیمم کر رہا ہوں۔

بسم اللہ پڑھنا (مستحب ہے)۔

پاک مٹی یا زمین پر دونوں ہاتھ مارنا۔

ہاتھوں کو پورے چہرے پر پھیرنا: اس طرح کہ چہرے کا کوئی حصہ باقی نہ رہے۔

دوبارہ ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک مسح کرنا۔

نوٹ:

اگر مٹی پر ہاتھ مارنے سے مٹی کا غبار ہاتھوں پر آ جائے تو بہتر ہے، اور اگر نہ بھی آئے تو تیمم ہو جائے گا۔

ہاتھ مارنے کے بعد اگر ہاتھوں پر زیادہ مٹی ہو تو جھاڑ لینا بھی سنت ہے۔

علامات قیامت کی نشانیاں کون سی ہیں بیان کریں

اسلامی تعلیمات کے مطابق قیامت کی علامات کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے

(علاماتِ صغریٰ) (چھوٹی نشانیاں)

(علاماتِ کبریٰ) (بڑی نشانیاں)

(علاماتِ صغریٰ) (چھوٹی نشانیاں) 1.

یہ وہ نشانیاں ہیں جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی رہی ہیں اور ہو رہی ہیں، مثلاً

(نبی کریم ﷺ کی بعثت (یعنی آپ ﷺ کا دنیا میں تشریف لانا

علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا پھیل جانا

زنا اور شراب نوشی کا عام ہونا

جھوٹ کا بڑھ جانا اور امانت میں خیانت

علماء کی قلت

مساجد کی زیب و زینت پر فخر کیا جانا

اونچی اونچی عمارتوں میں مقابلہ کرنا

رشتہ داروں سے تعلق توڑنا

مال کی کثرت اور فقر و فاقہ کا پھیل جانا

عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہو جانا

قتل و غارت عام ہو جانا

وغیرہ۔

(علاماتِ کبریٰ (بڑی نشانیاں 2.

یہ نشانیاں قیامت کے بالکل قریب ظاہر ہوں گی، اور ان کا ظہور بہت بڑی تبدیلیاں لے کر آئے گا۔ اہم
:بڑی نشانیاں یہ ہیں

امام مہدی کا ظہور

(دجال کا خروج (بہت بڑا فتنے باز انسان

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول (دجال کو قتل کریں گے

(یاجوج ماجوج کا نکلنا (بہت بڑی فساد کرنے والی قوم

دھواں (دخان) کا آسمان پر ظاہر ہونا

زمین سے ایک جانور (دابة الارض) کا نکلنا

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

(تین بڑے زمین دھنسنے کے واقعات (مشرق، مغرب، اور عرب میں

آگ کا نکلنا جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانکے گی

(قرآن کا اٹھا لیا جانا (یعنی قرآن کا علم اور کتاب دونوں زمین سے ختم ہو جانا

اسلام کی روشنی میں بناؤ سنگھار سے کیا مراد ہے

بناؤ سنگھار کا مفہوم

بناؤ سنگھار (عربی میں: تَزْيِين) سے مراد ہے اپنے آپ کو صاف ستھرا، خوبصورت اور مرتب رکھنا۔

اس میں کپڑوں کی صفائی، خوشبو کا استعمال، بالوں کو سنوارنا، جسمانی صفائی، اور مناسب انداز

میں خود کو پیش کرنا شامل ہے۔

اسلام میں بناؤ سنگھار کی اہمیت فطرت، خوبصورتی اور اخلاقی حسن کے اصولوں سے جڑی ہوئی

ہے۔

قرآن مجید میں بناؤ سنگھار کا تذکرہ

خود کو آراستہ کرنے کی ترغیب

...يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

"اے آدم کے بیٹو! ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو۔"

(سورة الاعراف، 7:31)

یعنی نماز جیسے مقدس عمل کے لیے بھی صاف ستھرا اور آراستہ ہونا چاہیے۔

خوبصورتی اللہ کی نعمت ہے

..قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ

"کہہ دو: اللہ کی اس زینت کو کس نے حرام کیا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی ہے؟"
(سورة الاعراف، 7:32)

اللہ تعالیٰ نے خوبصورتی کو جائز قرار دیا ہے بشرطیکہ اس میں اسراف یا فحاشی نہ ہو۔

:احادیثِ مبارکہ میں بناؤ سنگھار

:اللہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے: نبی ﷺ نے فرمایا

إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ

"بے شک اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔"
(صحیح مسلم: 91)

بے ترتیبی اور گندگی کی مذمت: آپ ﷺ نے لوگوں کو گندے کپڑوں یا بکھرے بالوں کے ساتھ رہنے سے منع فرمایا، اور فرمایا کہ انسان کو اپنی حالت درست رکھنی چاہیے تاکہ لوگوں میں برا تاثر نہ جائے۔

(سنن ابوداؤد: 4062)

:بناؤ سنگھار کی اقسام

:ظاہری صفائی

نہانا

بالوں کو سنوارنا

خوشبو لگانا

کپڑوں کو صاف اور اچھا رکھنا

:لباس کا بناؤ سنگھار

لباس مہذب، صاف ستھرا اور جائز حدود میں ہونا چاہیے (تکبر، اسراف اور فحاشی سے پاک)۔

:چہرے اور بدن کی صفائی

(دانتوں کی صفائی (مسواک

ناخن تراشنا

زیر ناف بالوں اور بغلوں کے بال صاف کرنا

:خوشبو کا استعمال

مردوں کے لیے خوشبو کا استعمال سنت ہے، خصوصاً جمعہ کے دن۔

عورتوں کے لیے خوشبو لگانے کا حکم اپنے شوہر کے لیے جائز ہے لیکن غیر مردوں کے سامنے خوشبو لگا کر باہر نکلنا منع ہے۔

:اسلامی حدود میں بناؤ سنگھار

حلال طریقے سے ہونا چاہیے۔

نامحرموں کے سامنے فتنہ پیدا کرنے والا بناؤ سنگھار ممنوع ہے۔

نیت اللہ کی رضا اور اپنی عزت و وقار کی حفاظت ہونی چاہیے، نہ کہ فخر، ریا یا فتنہ پیدا کرنا۔

:بناؤ سنگھار میں اعتدال

اسلام اعتدال کا دین ہے، نہ بہت زیادہ غفلت کا حکم دیتا ہے اور نہ حد سے زیادہ بننے سنورنے کا، بلکہ درمیانی اور پاکیزہ راستہ اپنانے کی تعلیم دیتا ہے۔

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا

"اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک درمیانی امت بنایا ہے۔"

(سورة البقرة، 2:143)

اعمال نامہ کیا ہے تفصیل سے بیان کریں

اعمال نامہ "ایک دینی اصطلاح ہے جس کا تعلق اسلامی عقائد بالخصوص قیامت، آخرت اور حساب" کتاب سے ہے۔ میں تفصیل سے بیان کرتا ہوں

:اعمال نامہ کی تعریف

اعمال نامہ" اُس تحریری دستاویز کو کہتے ہیں جس میں انسان کی پوری زندگی کے اعمال، خواہ وہ نیک ہوں یا برے، درج کیے جاتے ہیں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ ہر انسان کے اعمال کو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے (کراماً کاتبین) محفوظ کرتے ہیں۔ قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا تاکہ اس کی روشنی میں اس کا حساب و کتاب کیا جا سکے۔

قرآن میں اعمال نامے کا ذکر

قرآن مجید میں کئی مقامات پر اعمال نامے کا ذکر آیا ہے، جیسے

سورۃ الاسراء، آیت 13

وَكُلُّ إِنْسَانٍ لَّزِمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا

ترجمہ: ہم نے ہر انسان کے اعمال کو اس کی گردن سے لٹکا دیا ہے، اور قیامت کے دن ہم اس کے (لیے ایک کتاب نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔

سورۃ الکہف، آیت 49

...وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ

ترجمہ: اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا، اور تو مجرموں کو دیکھے گا کہ اس میں جو کچھ (لکھا ہے اسے دیکھ کر ڈر رہے ہوں گے۔

اعمال نامہ کیسے تیار ہوتا ہے؟

اسلامی تعلیمات کے مطابق

ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہیں، ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔

دائیں طرف والا فرشتہ نیک اعمال لکھتا ہے۔

بائیں طرف والا فرشتہ برے اعمال لکھتا ہے۔

ہر چھوٹا بڑا عمل، حتیٰ کہ ایک معمولی بات یا نیت بھی درج کی جاتی ہے۔

قیامت کے دن اعمال نامہ کیسے دیا جائے گا؟

نیک لوگوں کو ان کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، جو خوشی اور کامیابی کی علامت ہے۔

بدکاروں کو ان کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ یا پیچھے سے دیا جائے گا، جو ذلت اور ناکامی کی علامت ہے۔

سورة الحاقہ، آیات 19-29 میں یہ تفصیل بیان ہوئی ہے کہ دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ملنے والے خوشی سے کہیں گے:

"لو جی پڑھو میرا اعمال نامہ"

:جبکہ بائیں ہاتھ میں ملنے والے حسرت سے کہیں گے:

"کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا۔"

:اعمال نامہ کی خصوصیات

مکمل اور جامع ہوگا، کوئی عمل چھوٹا یا بڑا بغیر درج کیے نہ ہوگا۔

انسان خود اپنے اعمال کو دیکھ کر اقرار کرے گا کہ یہ واقعی میرے ہی اعمال ہیں۔

کوئی انکار یا جھوٹ نہیں چلے گا۔

:اہم نکات

توبہ کرنے سے برے اعمال مٹ سکتے ہیں اور اعمال نامہ صاف ہو سکتا ہے۔

اخلاص اور نیت کا بہت اہم کردار ہے؛ نیت کے بغیر اعمال بے وقعت ہو سکتے ہیں۔

حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق بھی اعمال نامے میں شامل ہوں گے اور ان کا حساب بھی لیا جائے گا۔

پردے کے متعلق آیات اور احادیث بیان کریں

:قرآن مجید میں پردے کے متعلق آیات

:سورة النور، آیت 30-31

:اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

مومن مردوں سے کہو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان "کے لیے زیادہ پاکیزگی کی بات ہے۔ بے شک اللہ کو ان کے اعمال کی خبر ہے۔"

اور مومن عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو خود بخود ظاہر ہو جائے، اور اپنے دوپٹوں کو اپنے... سینوں پر ڈالے رکھیں
(سورة النور: 30-31)

سورة الاحزاب، آیت 59
:اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے نبی! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں (جلابیب) اپنے اوپر لٹکا لیا کریں، یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور انہیں ایذا نہ دی جائے، اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔
(سورة الاحزاب: 59)

سورة النور، آیت 60
:بڑی عمر کی عورتوں کے لیے بھی ہدایت

اور جو عورتیں حیض سے ناامید ہو چکی ہوں اور نکاح کی امید نہ رکھتی ہوں، ان پر پردہ نہ کرنے"
...میں کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں
(سورة النور: 60)

:احادیث مبارکہ پردے کے بارے میں
:حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اے اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ (چہرے اور ہتھیلیوں کے علاوہ)"
دکھانا جائز نہیں۔
(سنن ابوداؤد، حدیث: 4104)

:حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
:نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو عورت خوشبو لگا کر کسی قوم کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو پائیں، تو وہ زانیہ"
ہے۔
(سنن النسائی، حدیث: 5126)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دو قسم کے لوگ جہنمی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا: ایک وہ جو گائیں کی دموں جیسے کوڑے لے "کر لوگوں کو مارتے ہیں، اور دوسری وہ عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں، مائل اور مائل کرنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوبانوں کی طرح ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ... ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی"
(صحیح مسلم، حدیث: 2128)

جنت اور دوزخ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں

جنت کے بارے میں:
جنت اللہ تعالیٰ کا انعام ہے، جو ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر ایمان لائے، نیک عمل کیے، اور اس کی رضا کے مطابق زندگی گزاری۔

جنت میں ہر وہ نعمت ہوگی جس کی انسان خواہش کرے گا: خوبصورت باغات، نہریں، عمدہ کھانے، بہترین لباس، خوبصورت محلات، اور سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار۔

جنت میں کوئی غم، بیماری، بوڑھاپا یا موت نہیں ہوگی۔ ہمیشہ کی خوشی اور امن ہوگا۔

قرآن میں جنت کو "جَنَّاتِ تَجْرٰی مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہَارُ" (ایسے باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں) کہا گیا ہے۔

جنت میں ہر انسان کی خواہشات فوراً پوری ہوں گی اور وہاں کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔

قرآنی حوالہ:

(إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا) (الکہف: 107)

ترجمہ: "بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے جنت الفردوس مہمان نوازی ہے۔"

دوزخ کے بارے میں:

دوزخ (جہنم) اللہ کا وہ عذاب ہے جو ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جنہوں نے کفر کیا، ظلم کیا، گناہوں پر ڈٹے رہے اور اللہ کی نافرمانی کی۔

دوزخ میں شدید آگ ہوگی، سخت عذاب ہوگا، بھڑکتی ہوئی آگ، کھولتا ہوا پانی، خاردار درخت (زقوم) کا کھانا، اور عذاب کی مختلف صورتیں۔

جہنم میں لوگ چیخیں گے، مگر ان کی فریاد نہیں سنی جائے گی۔

قرآن نے دوزخ کو "نار"، "سعیر"، "جحیم" جیسے ناموں سے بھی یاد کیا ہے۔

دوزخ کا عذاب نہایت دردناک ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے دوری اس کا سب سے بڑا عذاب ہوگا۔

قرآنی حوالہ:

(فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ) (البقرہ: 24)

ترجمہ: "اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔"

خلاصہ:

جنت نیکی کرنے والوں کے لیے دائمی راحت کا مقام ہے۔

دوزخ گناہگاروں اور کافروں کے لیے دائمی عذاب کا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دونوں کی خبر دے کر ہمیں اختیار دیا کہ ہم اپنے اعمال سے اپنا انجام خود چنیں۔

وضو کی سنتیں کون سی ہیں اور کن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

وضو کی سنتیں:

وضو کرتے وقت کچھ اعمال سنت ہیں یعنی نبی اکرم ﷺ کے عمل سے ثابت ہیں اور ان پر عمل کرنے سے ثواب ملتا ہے۔ وہ سنتیں یہ ہیں:

وضو سے پہلے "بسم اللہ" پڑھنا۔

مسواک کرنا (یعنی دانت صاف کرنا)۔

دائیں ہاتھ سے وضو کی ابتداء کرنا۔

اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا۔

پورے چہرے پر پانی بہانا۔

مسح کرتے وقت پورے سر کا مسح کرنا۔

دونوں کانوں کا مسح کرنا (اندر اور باہر سے)۔

ترتیب کے ساتھ اعضاء کو دھونا (یعنی جس ترتیب سے قرآن میں آیا ہے اسی ترتیب سے)۔

اعضاء کو مسلسل دھونا بغیر زیادہ وقفے کے۔

قبلہ رُخ ہو کر وضو کرنا۔

وضو مکمل ہونے پر یہ دعا پڑھنا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"۔

کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

وضو کرنے کے بعد بعض امور ایسے ہوتے ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور دوبارہ کرنا فرض ہوتا ہے:

پیشاب یا پاخانے کا نکلنا۔

ریاح (یعنی ہوا) کا خارج ہونا۔

خون، پیپ یا پیلا پانی بہ کر نکلنا (اگر وہ بہہ جائے تو)۔

قے کا منہ بھر کر آنا۔

نیند آجانا (ایسی نیند جس میں بدن کا اختیار نہ رہے جیسے لیٹ کر یا ٹیک لگا کر گہری نیند لینا)۔

بیہوش ہونا یا عقل زائل ہونا (مثلاً نشے یا کسی بیماری کی وجہ سے)۔

مرد و عورت کا شرمگاہوں کو براہِ راست چھونا (کچھ فقہاء کے نزدیک)۔